



سوال

نماز نفل باجماعت پڑھنا

جواب

سوال: نماز نفل باجماعت پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا فتویٰ ہے کہ اگر کبھی بجماعت نوافل کی جماعت ہو تو جائز ہے لیکن اس پر دوام اختیار کرنے سے یہ عمل مکروہ اور بدعت بن جائے گا۔ یہی فتویٰ شیخ صالح العثیمین رحمہ اللہ کا بھی ہے۔

ملی سچو زبان اصلی صلاۃ النافلہ جماعت، مثل: قیام اللیل أو صلاۃ الضحیٰ؟

الحمد للہ

لا حرج فی صلاۃ النافلہ جماعت، لکن لا یفضل وکب باسمرار، واما یفضلہ احياناً

قال شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ:

"صلاۃ التطوع فی جماعت نوحان: أحدہما: ما تنہ الجماعۃ الراتبۃ کالحکوف والاستقاء وقیام رمضان، فہذا یفضل فی الجماعۃ واما ما مضت بہ السنیۃ. الثانی: ما لا تنہ الجماعۃ الراتبۃ کتقیام اللیل، والسون الرواتب، وصلاۃ الضحیٰ، وتحتیہ السجد ونحو ذلک، فہذا اذا فعل جماعتاً احياناً جائز. واما الجماعۃ الراتبۃ ذلک فغیر مشروع علی بدعت مکروہہ، فان النبی صلی اللہ علیہ وسلم والصحابہ واولیاءہم لم یکنوا یصلون الا جماعۃ الرواتب علی ما دونہا، والنبی صلی اللہ علیہ وسلم انا تطوع فی ذلک فی جماعۃ قلیلہ احياناً فانه کان یتقوم اللیل وحده؛ لکن لما بات ابن عباس عنہ صلی اللہ علیہ وسلم، ولیلہ آخری صلی اللہ علیہ وسلم، ولیلہ آخری صلی اللہ علیہ وسلم، وذلک صلی عنہ عثمان بن مالک الأنصاری فی مکان یحتمہ صلی اللہ علیہ وسلم، وذلک صلی بالنس وأمرہ والیتیم. وعامة تطوعاته ائماناً کان یصلیہا مسفراً ۱۱ نحتی.

"مجموع الفتاویٰ" (23/414).

وسئل الشیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ: ما حکم صلاۃ النافلہ جماعت، مثل صلاۃ الضحیٰ؟

فأجاب:

"صلاۃ النافلہ جماعتاً احياناً لا بأس بہا، لأن النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی جماعۃ فی أصحابہ فی بعض الیام، فضلی معہ دات مرۃ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، وصلی معہ مرۃ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، وصلی معہ مرۃ حدیثہ بن الیمان رضی اللہ عنہ، اما حدیثہ فاجزآن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرأ بالبصرۃ والنساء وآل عمران، لا یرآیہو عبد القود، ولا یرآیہو حمزہ الاسأل، واما عبد اللہ بن مسعود فضلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم دات لیلہ، فأطال النبی صلی اللہ علیہ وسلم التقیام، قال عبد اللہ بن مسعود: حتی جمعت بأمر سوء. فقیل: وما أمر السوء الذی جمعت بہ؟ قال: أن أجلس وأدع، وذلک من طول قیامہ علیہ الصلاۃ والسلام. واما عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فانه قام یصلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلاۃ اللیل عن یسارہ، فأخذ النبی صلی اللہ علیہ وسلم برأسہ فخلعہ عن یمنہ.

والحاصل: أنه لا بأس أن یصلی الجماعۃ بعض النوافل جماعت، وکلی لا یحون بہ سیرا یتبہ کما صلو السنیۃ صلوا باجماعت؛ لأنہا غیر مشروع ۱۱ نحتی.

"مجموع فتاویٰ ابن عثیمین" (14/334).